گائیڈ برائے خطبہ جمعہ

موضوع: مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال؛ خدشات اور طریقہ

(تخمینی دورانیہ: 38-40 منٹ | سامعین: عوام)

خطباتِ جمعہ کے لیے وزٹ کیجیے
www.hmshariq.com

استعمال کی ہدایت

- یہ کتابچہ خطبہ جمعہ کے لیے تیار شدہ مکمل مسودہ نہیں بلکہ ایک گائیڈ ہے۔
- اسے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ترتیب آپ بدل سکتے ہیں۔
- ہر حصے کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ اس حصے میں خطیب نے سامعین تک کیا بات پہنچانی ہے۔
- اس کے بعد وہ تفصیلی مواد (آیات، احادیث، واقعات، اقوالِ سلف اور نکات) دیا گیا ہے جو اس نکتے کی تائید کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔
- خطیب اپنی زبان، وقت اور سامعین کے مطابق اسے اپنے الفاظ میں ڈھال کر خطبہ ترتیب دے۔
- موضوع کے اختتام پر خطیب حضرات مختصر انداز میں سامعین کو دعوت دیں کہ اگر آج کے موضوع سے متعلق کوئی سوال، اشکال یا وضاحت درکار ہو تو نماز کے بعد ملاقات کی جا سکتی ہے۔
- ان خطبات کے کوئی بھی کاپی رائٹ نہیں ہیں۔ آپ اسے کسی بھی نام سے شائع اور استعمال کر سکتے ہیں۔ مقصد صرف لوگوں کو دعوت پہنچانا ہے۔

حصہ اول:

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: سامعین کو مسکراہٹ کے ساتھ ایک جھٹکا دینا ہے: AI پورے اعتماد سے ایسی چیزیں بھی لکھ دیتی ہے جو دنیا میں موجود ہی نہیں؛ جعلی کتابیں، جعلی عدالتی فیصلے، حتیٰ کہ جعلی آیت۔ اور یہ کسی دور دراز جگہ نہیں، ایک مسلم تنظیم کے جمعہ کے خطبے کے متن کے ساتھ ہو چکا ہے۔ نتیجہ ایک جملے میں: AI کا جواب آنا اور جواب کا صحیح ہونا دو الگ چیزیں ہیں۔

سب سے پہلے ایک سوال۔ آپ میں سے کتنے لوگ موبائل پر ChatGPT یا اسی جیسی کوئی AI استعمال کرتے ہیں؟ ہاتھ اٹھا دیجیے۔ اور اب ان میں سے وہ ہاتھ اٹھائیں جنہوں نے کبھی اس سے کوئی دینی سوال پوچھا ہو، یا پریشانی میں اپنا مسئلہ شیئر کیا ہو، یا بیماری میں دوائی یا علاج کا پوچھا ہو۔

ہاتھ نیچے کر لیجیے۔ آپ کے یہی ہاتھ آج کے خطبے کی بنیاد ہیں۔

ایک واقعہ

مئی 2024 میں گوگل نے اپنے سرچ میں AI کے بنائے ہوئے خلاصے شروع کیے۔ کسی نے پوچھا کہ پیزا پر پنیر چپکتا نہیں، کیا کروں؟ جواب آیا: چٹنی میں تھوڑی سی گوند (ایک چپکنے والی چیز) ملا لیں! بعد میں گوگل کو خود وضاحت دینی پڑی، اور رپورٹس کے مطابق یہ نسخہ دراصل انٹرنیٹ پر کسی نے مذاق میں لکھا تھا، AI نے وہیں سے اٹھا لیا۔ یعنی ایک مذاق کو AI نے سچی ترکیب سمجھ لیا۔

مئی 2025 میں امریکی اخبار شکاگو سن ٹائمز میں گرمیوں میں پڑھنے کے لیے کتابوں کی ایک فہرست چھپی۔ لکھنے والوں کے نام سب حقیقی تھے، مگر فہرست کی 15 میں سے 10 کتابیں دنیا میں موجود ہی نہیں تھیں۔ یہ صفحہ اخبار کے اپنے نیوز روم نے نہیں بلکہ ایک باہر کے ادارے نے تیار کیا تھا، اور لکھنے والے نے خود مانا کہ اس نے AI کا لکھا ہوا چیک نہیں کیا تھا۔ اخبار نے بعد میں معذرت کی۔

یہاں تک تو ہنسی کی بات تھی۔ مگر ذرا سوچیے: یہی غلطی کتاب کے بجائے قرآن کی آیت یا حدیث میں ہو جائے تو؟

اور ایسا ہوا ہے! اپریل 2025 میں برطانیہ کی ایک بڑی مسلم تنظیم نے اپنی ویب سائٹ پر جمعہ کے خطبے کا متن شائع کیا۔ اس میں سورۃ الاحزاب کی آیت 10 نقل کی گئی، جس میں عربی بھی تھی اور انگریزی ترجمہ بھی۔ لیکن جب لوگوں نے قرآن کھولا تو یہ الفاظ اس آیت میں تھے ہی نہیں۔ اس تنظیم نے خطبہ ہٹا دیا اور معذرت کی۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ خطبہ AI سے لکھا گیا تھا۔

عدالت میں

2023 میں نیویارک کے ایک وکیل، جن کے پاس تیس سال کا تجربہ تھا، نے مقدمے کے لیے ChatGPT سے عدالتی فیصلوں کے حوالے لیے۔ بعد میں شک ہوا تو انہوں نے اسی ChatGPT سے پوچھا: کیا یہ مقدمات واقعی موجود ہیں؟ جواب ملا: جی ہاں، بالکل سچ۔ مگر بعد میں چیک کیا گیا تو پتا چلا کہ سارے مقدمات جعلی نکلے، اور عدالت نے وکیل پر 5,000 ڈالر جرمانہ لگایا۔

یہ وہ ادارے ہیں جن کے پاس پڑھے لکھے لوگ ہیں، اس کے باوجود وہاں یہ ہو سکتا ہے تو عام آدمی کا کیا حال ہو گا جو کچھ بھی نہیں جانتا اور جس کے پاس جانچنے کا وقت نہیں؟

یاد رکھیں! AI جواب تو ہر چیز کا دیتا ہے، مگر وہ جواب صحیح ہو اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے!

حصہ دوم: AI کتنی پھیل چکی ہے، اور ہم کہاں کھڑے ہیں؟

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: سامعین کو یہ احساس دلانا ہے کہ یہ مسئلہ کسی دور کا نہیں، ان کے اپنے موبائل کا ہے۔ اور یہ واضح کرنا ہے کہ ہم ٹیکنالوجی کے مخالف نہیں، اندھے استعمال کے مخالف ہیں۔

اگست 2025 میں OpenAI نے بتایا کہ ChatGPT کو ہفتے میں تقریباً 70 کروڑ لوگ استعمال کر رہے ہیں؛ بعد کی رپورٹس اس سے بھی بڑی تعداد بتاتی ہیں۔ یعنی چین اور بھارت کے سوا دنیا کے ہر ملک کی آبادی سے زیادہ لوگ ہر ہفتے اس سے بات کرتے ہیں۔ یقین کریں، آپ کے بچے آپ سے اتنی باتیں نہیں کرتے جتنی ChatGPT سے کرتے ہیں۔ کبھی ان سے موبائل لے کر دیکھیں وہ چیٹ جی پی ٹی سے کتنی باتیں کرتے ہیں۔ بلکہ بچوں کو چھوڑیں آپ میں کتنے ہوں گے جو چیٹ جی پی ٹی سے سب کچھ پوچھ رہے ہوں گے۔ میری نماز کا کیا حکم ہے، میرا کاروبار جائز ہے یا نہیں، طلاق ہوئی یا نہیں ہوئی۔ بیماری ہو گئی ہے اس کا علاج کیا ہے۔ ڈاکٹر کے پاس بعد میں جائیں گے پہلے چیٹ جی پی ٹی سے پوچھیں گے۔

ایک واقعہ میں پڑھ رہا تھا۔ فروری 2024 کو طبی جریدے Wiener Klinische Wochenschrift میں شائع ہوا۔ اس میں 63 سالہ شخص کا کیس درج ہے جس نے ChatGPT سے اپنی صحت کا کوئی مسئلہ شیئر کیا۔ کچھ علامات تھیں جو اس نے بتائی۔ چیٹ جی پی ٹی نے اسے اطمینان دلایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں یہ علامات نارمل ہیں؛ اور وہ ہسپتال جانے کے بجائے گھر پر رہا۔ تقریباً 24 گھنٹے بعد، جب طبیعت مزید بگڑی تو پتہ چلا اسے خطرناک بیماری تھی جس کی وجہ سے اسے فالج ہو گیا۔ حالانکہ مریض خود بھی فالج کے امکان کے بارے میں سوچ رہا تھا، مگر ChatGPT کے جواب نے اسے کم سنگین وضاحت پر مطمئن کر دیا۔ تو دیکھیں کتنا بھیانک نقصان ہوا!۔

ہم اس چیز کے خلاف نہیں ہیں کہ ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کریں۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

ترجمہ: اور اس نے آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیں۔ (سورۃ الجاثیہ: 13)

علم، تحقیق اور سہولت کے ہر جائز ذریعے سے فائدہ اٹھانا اسلام کے مزاج کے خلاف نہیں۔ AI ترجمہ کر سکتی ہے، لمبی تحریر کا خلاصہ بنا سکتی ہے، اور پڑھنے والے کا وقت بچا سکتی ہے۔ اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر ہمیں ساتھ یہ بھی سوچنا ہوگا کہ اس پر کتنا بھروسا کریں، خاص طور پر دین اور صحت کے معاملے میں۔

حصہ سوم: AI کیا نہیں کر سکتی؟

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: سادہ زبان میں یہ سمجھانا ہے کہ AI روانی سے غلط بات کیوں لکھ دیتی ہے، اور انسانی معنی میں اس کے پاس تقویٰ، سند اور جواب دہی کیوں نہیں۔ ایک چھوٹے تجربے اور چند ہلکی پھلکی مثالوں سے یہ بات بٹھانی ہے کہ AI اپنا موقف نہیں رکھتی، ہمارا دیا ہوا کام کرتی ہے۔

AI کے اندر کوئی چھوٹا عالم نہیں بیٹھا

AI اس طرح کام کرتی ہے کہ بے شمار تحریروں سے زبان کے نمونے سیکھ کر ایسا جواب تیار کرتی ہے جو سوال کے ساتھ مناسب اور رواں لگے۔ اس کی پہلی کوشش خوبصورت اور مربوط جواب بنانا ہے، اور اسی کوشش میں بعض اوقات وہ ایسی بات بھی لکھ دیتی ہے جو حقیقت میں موجود ہی نہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ اسے ایسے ڈیزائن کیا گیا گیا ہے کہ اس کا اہم کام ہے بس جواب دینا۔ چاہے وہ جیسا بھی ہو۔ جیسے کچھ لوگ ہوتے ہیں نا اچھے مقرر ہوتے ہیں، علم نہیں ہوتا ان کے پاس مگر بولنے کا فن ہوتا ہے، تو جہالت کی باتیں بھی علم کا نام لے کر کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اے آئی بھی بس آپ کو جواب دے گا، یہ اس کا کام ہے، صحیح غلط اس کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ جو لوگ اس ٹیکنالوجی سے واقف ہیں انھیں پتہ ہو گا ایک اصطلاح ہے "hallucination---ہیلوسی نے شن---یعنی AI کا خود سے ایسی بات گھڑ لینا جو حقیقت میں نہیں ہوتی۔ اور یہ بات بالکل عام ہے۔ اور خطرناک بات یہ ہے کہ غلط جواب بھی صحیح جواب کے لباس میں آتا ہے، اسی لہجے اور اسی اعتماد کے ساتھ۔

لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پیچھے بہت سارا ڈیٹا ہے، تو بھائی۔ جس کے موبائل میں پورا مکتبہ (یعنی کتابوں کا ذخیرہ) ہو، وہ محدث (حدیث کا ماہر عالم) نہیں بن جاتا۔ جس نے ہزار طبی کتابیں ڈاؤن لوڈ کر لی ہوں، وہ سرجن نہیں بن جاتا۔ اسی طرح قرآن، حدیث اور فقہ کے لاکھوں صفحات کسی مشین کے پاس ہونے سے وہ نہیں بن جاتی۔ AI کے پاس معلومات ہو سکتی ہیں، مگر تقویٰ نہیں، استاد سے باقاعدہ تصدیق شدہ علمنہیں، استاد کے سامنے باقاعدہ تربیت لینے کا تجربہ نہیں، اور اپنے جواب کے لیے قیامت کے دن جواب دہی کا احساس نہیں۔

تجربہ: ایک ہی AI، دو الٹے جواب

اضافی نکتہ برائے خطیب: یہ تجربہ جمعرات تک خود کر کے دیکھ لیں اور دونوں جوابات کا اسکرین شاٹ یا نوٹ رکھ لیں۔ خطبے میں وہی نتیجہ بیان کریں جو آپ کے سامنے آیا، اندازے سے نہ بتائیں؛ نتیجہ ماڈل اور وقت کے ساتھ بدل سکتا ہے۔ عموماً AI دونوں سوالات پر دونوں طرف کے مضبوط دلائل لکھ دیتی ہے۔

آپ خود ایک کام کیجیے۔ ایک ہی AI سے پہلے یہ کہیں: "دلائل کے ساتھ مضبوط بات کہو کہ دینی رہنمائی کے لیے ChatGPT ایک قابلِ اعتماد ذریعہ ہے۔" وہ ہر وقت دستیابی، وسیع معلومات اور فوری جواب جیسے دلائل لکھ دیتی ہے۔

پھر اسی سے کہیں: "اب دلائل کے ساتھ مضبوط بات کہو کہ دینی رہنمائی کے لیے ChatGPT پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔"

اب وہ غلط حوالوں، سیاق کی کمی، فقہی اختلاف اور سند کے نہ ہونے پر اتنے ہی مضبوط دلائل لکھ دیتی ہے۔ اب بتائیے، ChatGPT کا اپنا موقف کون سا ہے؟

AI وکیلِ صفائی بھی بن جاتی ہے اور وکیلِ استغاثہ بھی۔ وہ آپ کا دیا ہوا کام کرتی ہے، اپنا موقف نہیں رکھتی۔ مسئلہ تب بنتا ہے جب عام آدمی اس کا ایک رواں جواب پڑھ کر کہہ دے: "اسلام کا موقف یہی ہے۔"

اے آئی اور عالم کا فرق

انسان کی ایک پرانی کمزوری ہے کہ وہ وہی بات ڈھونڈتا ہے جو اس کے دل کو پہلے سے پسند ہو۔ پہلے لوگ اپنی مرضی کا مفتی تلاش کرتے تھے، اب اپنی مرضی کا سوال تلاش کرتے ہیں۔ پہلے پوچھتے ہیں: "کیا یہ جائز ہے؟" جواب ناپسند آئے تو لکھتے ہیں: "کیا کسی نے اسے جائز کہا ہے؟" پھر: "جواز کی سب سے مضبوط دلیل بتاؤ۔" آخر ایک پیراگراف مل ہی جاتا ہے، اور وہ بڑے اطمینان سے کہتا ہے: "دیکھیں، دلیل موجود ہے!"

جبکہ ایک مفتی سے، عالم سے آپ سے سوال پوچھیں گے۔ مثال کے طور پر:

کوئی آدمی پوچھے: "آن لائن ٹریڈنگ (یعنی انٹرنیٹ پر خرید و فروخت) جائز ہے؟" تو اچھا مفتی فوراً ہاں یا نہ نہیں کہتا۔ وہ پوچھتا ہے: کس چیز کی ٹریڈنگ؟ شیئرز کی، کرنسی کی یا کرپٹو کی؟ قرض لے کر یا اپنے پیسوں سے؟ چیز پر قبضہ آتا ہے یا نہیں؟ معاہدہ کیا ہے؟ فقہ کا ایک معروف اصول ہے: "الحکم علی الشیء فرع عن تصورہ"، یعنی کسی چیز پر صحیح حکم اسی وقت لگ سکتا ہے جب اس کی صحیح صورت سمجھ لی جائے۔ AI کی رفتار ہمیں فوری جواب کا عادی بناتی ہے، حالانکہ بعض معاملات میں سست جواب ہی ذمہ دار جواب ہوتا ہے۔

حصہ چہارم: کیا دینی رہنمائی AI سے لی جاسکتی ہے؟

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: سامعین کو دلیل کے ساتھ واضح جواب دینا ہے: AI سے معلومات، ترجے اور خلاصے میں مدد لی جاسکتی ہے، مگر فتویٰ اور ذاتی شرعی فیصلے کے لیے وہ مفتی نہیں۔ ساتھ ہی نوجوان کے اس سوال کا جواب دینا ہے کہ اتنی کتابیں پڑھ لینے والی مشین مکمل دلائل کیوں نہیں دے سکتی؟

واقعہ: سفر میں زخمی ساتھی اور اعتماد سے دیا گیا فتویٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کے سر میں زخم ہو گیا، پھر اسے احتلام ہوا، تو لوگوں نے اسے غسل کا حکم دیا، اس نے غسل کر لیا جس سے اسے ٹھنڈ کی بیماری ہو گئی، اور وہ مر گیا، یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا" :ان لوگوں نے اسے مار ڈالا، اللہ، کیا

عاجزی (لاعلمی کا علاج مسئلہ) پوچھ لینا نہ تھا"۔ عطاء نے کہا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" کاش وہ اپنا جسم دھو لیتا اور اپنے سر کا زخم والا حصہ چھوڑ دیتا"۔[سنن ابن ماجہ / أبواب التیمم / حدیث:572]

ان ساتھیوں نے جواب اعتماد کے ساتھ دیا، ایک اصول کے مطابق دیا، اور نیت بھی بری نہیں تھی۔ پھر بھی نبی کریم ﷺ نے سخت ناراضی کا اظہار فرمایا، کیونکہ وہ سائل کی اصل حالت (زخم) کو نہیں سمجھے اور علم کے بغیر بول گئے۔ AI بھی روانی اور اعتماد کے ساتھ جواب دیتی ہے مگر آپ کی پوری صورتِ حال نہیں جانتی۔ اور اس کا حل نبی ﷺ نے بتادیا: پوچھ لو۔

اس سے معلوم ہوا کہ فتویٰ ہلکی بات نہیں، ذمہ داری کا معاملہ ہے۔ اور پوچھنے والے کے لیے بھی یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ دین کس سے لے رہا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَۙ

ترجمہ: اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھ لو۔(سورۃ النحل:43)

دیکھیے، قرآن نے لاعلمی کا علاج یہ نہیں بتایا کہ پہلا جواب جو مل جائے لے لو۔ فرمایا: "اہل ذکر" سے پوچھو۔ یہ بھی نہیں کہا کہ لائبریری جاؤ، کتاب میں تلاش کر لو، نہیں کہا کہ کتاب والوں سے، قرآن والوں سے،، جنھیں الذکر دیا گیا ہے ان سے پوچھو۔

دنیا میں ہم یہ اصول مانتے ہیں: گاڑی خراب ہو تو ڈینٹسٹ کے پاس نہیں جاتے، دانت میں درد ہو تو الیکٹریشن کے پاس نہیں جاتے۔ مگر دین کے معاملے میں کہہ دیتے ہیں: "ChatGPT نے بتایا تھا۔" ہمارے ایک دوست بتانے لگے، وہ یونیورسٹی میں استاد ہیں، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ایک مرتبہ وہ یونیورسٹی میں کچھ پڑھا رہے تھے تو ایک طالب علم کہنے لگا کہ سر، آپ نے کل جو بات بتائی تھی وہ صحیح نہیں ہے۔ کیسے پتا؟ تو جواب ملا: میں نے ChatGPT پر سرچ کیا تھا۔ گویا اب استاد کی نہیں، ChatGPT کی بات زیادہ معتبر سمجھی جا رہی تھی۔

اب ظاہر ہے بہت سے نوجوانوں کے ذہن میں یہ سوال ہو گا کہ:

"اگر ChatGPT کے پاس اتنا ڈیٹا ہے، اتنی کتابیں پڑھ لی ہیں تو مکمل دلائل کیوں نہیں دے سکتی؟"

اس کا جواب چار باتوں میں ہے:

۱۔ متن فتویٰ نہیں ہوتا: کسی مسئلے میں آیت یا حدیث مل جانا مسئلہ حل ہو جانا نہیں۔ دیکھنا پڑتا ہے کہ آیت کا سیاق کیا ہے، حکم عام ہے یا خاص، سلف نے اس کی تفسیر کیسے کی، کسی دوسری حدیث نے اس کی تخصیص تو نہیں کی، فقہاء میں اختلاف ہے یا نہیں، اور سائل کی خاص صورت پر یہ کیسے لاگو

ہو گا۔ اسی لیے علماء آٹھ دس سال پڑھتے ہیں۔ علم صرف یہ نہیں ہوتا کہ بس سوال ڈالا اور جواب آ گیا، علم یہ جاننے کا نام ہے کہ کون سی دلیل کہاں لگانی ہے اور کہاں نہیں۔

٢۔ تحقیق کیا بتاتی ہے: جولائی 2026 میں arXiv پر شائع ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ چھ AI سسٹمز کو اسلامی علوم کے تقریباً 25 سوالات پر آزمایا گیا ایک ہی سوال دو مختلف موبائلوں پر پوچھنے سے ماخذ بھی مختلف آئے۔

٣۔ سند اور جواب دہی: امام ابن سیرینؒ کا مشہور قول ہے جسے امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کے مقدمے میں نقل کیا: "یہ علم دین ہے، پس دیکھ لو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔" اور امام عبداللہ بن المبارکؒ نے فرمایا: "سند دین کا حصہ ہے؛ اگر سند نہ ہوتی تو جس کا جو جی چاہتا کہہ دیتا۔" AI کے دور میں ہم اس میں ایک سوال اور جوڑ لیں: یہ جواب آیا کہاں سے ہے؟ کس نے دیکھا ہے؟ اور اگر غلط نکلا تو کون جواب دہ ہے؟

٤۔ جہاں آپ خود جانچ نہ سکیں، وہاں خطرہ زیادہ ہے: عالم کو AI کا مشکوک حوالہ دیکھ کر فوراً کھٹک ہو جاتی ہے، وہ اصل کتاب کھول لیتا ہے۔ عام آدمی عربی عبارت، کتاب کا نام، جلد اور حدیث نمبر دیکھ کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جس شعبے میں آپ جانچ نہیں کر سکتے، اس میں AI پر انحصار سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

کوئی یہ کہے کہ "عالم بھی تو غلطی کرتا ہے!" بالکل کرتا ہے۔ عالم معصوم نہیں، ڈاکٹر اور جج بھی معصوم نہیں۔ ہم ڈاکٹر کے پاس اس لیے نہیں جاتے کہ وہ کبھی غلطی نہیں کرتا، بلکہ اس لیے جاتے ہیں کہ اس نے علاج کی تربیت لی ہے اور اس سے جواب طلبی ہو سکتی ہے۔ فرق غلطی نہ کرنے کا نہیں، تربیت، طریقۂ کار، اہلیت اور جواب دہی کا ہے۔

حصہ پنجم: والدین اور نوجوانوں کے لیے: دماغ بھی ایک امانت ہے

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: والدین اور نوجوانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ AI کا حد سے زیادہ اور بے سوچے سمجھے استعمال سوچنے، یاد رکھنے اور لکھنے کی ان صلاحیتوں کو کمزور کر سکتا ہے جن پر دین اور دنیا دونوں کا کام چلتا ہے۔ بات تحقیق کے مطابق مگر دوٹوک انداز میں رکھنی ہے: یہ ثابت شدہ حقیقت نہیں، ایک سنجیدہ خطرہ ہے۔

جم میں ٹرینر وزن اٹھائے تو؟

فرض کیجیے آپ جم جاتے ہیں اور آپ کی جگہ ٹرینر وزن اٹھا رہا ہے۔ وزن ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ گیا، لیکن آپ کے بازو نہیں بنے۔ اسی طرح اگر سوچنے، یاد کرنے، ترتیب دینے اور لکھنے کی ساری مشقت کسی اور کے حوالے کر دی جائے تو کام تیار ہو جاتا ہے، مگر سیکھنے والا تیار نہیں ہوتا۔ ورزش

ٹریز نہیں کر سکتا، اور سیکھنے کی مشق AI نہیں کر سکتی۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے پہلے لوگوں کا حساب کتاب اچھا ہوتا تھا، پھر کیلکولیٹر آیا تو یہ صلاحیت کمزور ہونے لگی۔

ا۔MIT کی ابتدائی تحقیق: 2025میں MIT Media Lab کے محققین کی ایک تحقیق "Your Brain on ChatGPT" کے نام سے سامنے آئی۔ اس میں تین گروہوں نے مضمون لکھے: ایک نے AI سے، ایک نے گوگل سے مدد لے کر، اور ایک نے بغیر کسی مدد کے، اور ساتھ دماغی سرگرمی بھی ناپی گئی۔ AI استعمال کرنے والے گروپ کے دماغ میں سرگرمی کم دیکھی گئی، اور انہیں اپنے ہی لکھے مضمون کے جملے یاد کرنے میں زیادہ دقت ہوئی۔ جبکہ جن لوگوں نے خود محنت کر کے لکھا تھا انہیں وہ یاد کرنا بھی آسان تھا اور ان کا دماغ بھی زیادہ متحرک تھا۔

ہمارا اپنا بھی یہی حال ہے، ہمیں معلوم ہے کہ AI کے زیادہ استعمال سے ہماری ذہنی صلاحیتیں کم ہو سکتی ہیں۔ اگر مشین ہی ہماری جگہ سوچنے، یاد کرنے، لکھنے اور مسئلہ حل کرنے لگے اور ہم اس کی مشق چھوڑ دیں، تو ہمارا اپنا دماغ تو کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور جو صلاحیت استعمال نہ ہو، وہ زنگ پکڑ لیتی ہے۔

AI نہ تھکتی ہے، نہ ڈانٹتی ہے، نہ بیزار ہوتی ہے، اور عموماً آپ کی بات سے اختلاف بھی نہیں کرتی۔ یہی اس کی کشش ہے اور یہی خطرہ بھی۔ اگر ہمارے نوجوان اپنے دکھ، اپنے راز اور اپنی الجھنیں اس کے سامنے رکھنے لگیں اور گھر والوں اور دوستوں سے کٹتے جائیں تو یہ خطرے کی گھنٹی ہے۔ والدین کو خود سے پوچھنا چاہیے کہ بچہ اپنی بات مشین کو کیوں سنا رہا ہے؟ کیا ہم سننے کے لیے تیار ہیں؟

حکم دینے کی عادت

AI سے ہم حکم کے لہجے میں بات کرتے ہیں: "یہ لکھو، جلدی بتاؤ، دوبارہ لکھو۔" وہ جواب دیتی ہے اور کبھی ماتھے پر بل نہیں ڈالتی۔ خطرہ یہ ہے کہ یہی لہجہ بچوں کی زبان پر آ جائے اور وہ ماں باپ، بہن بھائیوں اور استاد سے بھی اسی طرح بات کرنے لگیں، حالانکہ انسان تھکتے بھی ہیں، دکھی بھی ہوتے ہیں، اور ان کا حق ہے کہ ان سے نرمی سے بات کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کا اسوہ دیکھیے:

اسوۂ نبوی ﷺ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں: میں نے دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی "اُف" تک نہیں کہا، اور جو کام میں نے کیا اس پر یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا، اور جو کام نہ کیا اس پر یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہیں کیا۔ (صحیح بخاری: 6038)

حصہ ششم: تصدیق ہماری سنت ہے

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: یہ دکھانا ہے کہ تصدیق کرنا AI کی توہین نہیں بلکہ قرآن، سنتِ انبیاء اور سنتِ صحابہ ہے۔ اور یہ باور کرانا ہے کہ ہر آگے بھیجی ہوئی بات کی ذمہ داری بھیجنے والے پر ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو، کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو، پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے

(سورۃ الحجرات:6)

آیت میں واضح ہے کہ خبر پر عمل کرنے یا اسے آگے پھیلانے سے پہلے اس کی صحت جانچنا ایمانی مزاج ہے۔

واقعہ: سلیمان علیہ السلام اور ہدہد

ہدہد ایک بہت بڑی خبر لے کر آیا: سبا کی سلطنت، ایک ملکہ، اور سورج کو پوجنے والی قوم۔ خبر دینے والا ان کا اپنا قریبی پرندہ تھا۔ پھر بھی سلیمان علیہ السلام نے نہ فوراً فیصلہ کیا نہ جنگ کا اعلان کیا، بلکہ فرمایا:

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

ترجمہ: سلیمان نے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔ (سورۃ النمل:27)

جب اپنے قریبی کی لائی ہوئی خبر کو بھی "ہم دیکھیں گے" کہہ کر جانچا گیا تو اسکرین پر لکھے ہوئے کسی عدد، کسی حدیث یا کسی قول کو بغیر دیکھے منبر پر پڑھ دینا یا واٹس ایپ پر آگے بھیج دینا کیا امانت ہے؟

دو اہم واقعات

ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کے دروازے پر تین مرتبہ اجازت مانگی، اجازت نہ ملی تو واپس چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: واپس کیوں گئے؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تین مرتبہ اجازت مانگو، نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس بات پر اپنے ساتھ کوئی گواہ لاؤ۔ ابو موسیٰؓ انصار کی مجلس میں گئے۔ ابی بن کعبؓ نے کہا: تمہارے ساتھ وہی جائے گا جو ہم میں سب سے چھوٹا ہو۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سب سے چھوٹے تھے؛ وہ گئے اور گواہی دی۔ (صحیح بخاری:6245)

حضرت عمرؓ ابو موسیٰؓ کو جھوٹا نہیں سمجھتے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بات منسوب کرنے کا معیار قائم کر رہے تھے۔ جب صحابی کی روایت پر بھی گواہ مانگا گیا تو مشین کی لکھی ہوئی "حدیث" کی تصدیق کرنا اس کی توہین نہیں، سنتِ صحابہ ہے۔ آپ بھی اگر کوئی سوال اے آئی سے پوچھیں تو تصدیق کریں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانے میں ایک دادی میراث میں اپنے حصے کے بارے میں پوچھنے آئیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کوئی مقرر حصہ مجھے معلوم نہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی اس وقت مجھے تمہارے حصے کا علم نہیں۔ پھر انہوں نے دوسرے لوگوں سے دریافت کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے مزید تصدیق کے لیے دوسرے صحابہ سے بھی پوچھا، تو محمد بن مسلمہؓ نے اس کی تائید کی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفرائض)

ذرا غور کیجیے! یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سب سے قریبی ساتھی اور امت کے پہلے خلیفہ۔ ایک خاتون وراثت کا مسئلہ لے کر آتی ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ چاہتے تو اپنی رائے سے کوئی جواب دے سکتے تھے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ مجھے قرآن و سنت میں اس کا مقرر حصہ معلوم نہیں۔ پھر صحابہ سے پوچھا، ایک گواہی آئی تو مزید تصدیق کی، اور جب بات واضح ہو گئی تو فیصلہ فرمایا۔

یہ ہے علمی امانت کا معیار! جہاں علم نہیں، وہاں اپنی لاعلمی تسلیم کرنا؛ جہاں روایت ملے، وہاں اس کی تصدیق کرنا؛ اور جب بات ثابت ہو جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا۔

آج ہمارے ہاتھ میں ایسی مشین ہے جو چند سیکنڈ میں وراثت کے پیچیدہ مسئلے کا جواب دے دیتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا جواب کی رفتار، جواب کی صحت کی ضمانت بھی ہے؟ حضرت ابو بکرؓ کا طریقہ ہمیں سکھاتا ہے کہ دینی مسئلے میں جواب دینا کافی نہیں، جواب کی بنیاد بھی معتبر ہونی چاہیے۔

آپ کے لیے AI کی بات کی تصدیق کرنا بالکل آسان ہے: AI جو آیت بتائے اسے قرآن مجید کھول کر دیکھ لیں، جو حدیث بتائے اسے کسی عالم سے تصدیق کر لیں یا خود کسی کتاب میں نمبر کے ساتھ دیکھ لیں۔ اب تو کتابیں آن لائن ہیں، دو منٹ لگتے ہیں۔

حصہ ہفتم: لائحۂ عمل؛ اب ہمیں کرنا کیا ہے؟

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: خطبے کا سب سے عملی اور فیصلہ کن حصہ: سامعین کو یاد رکھنے والا ایک فارمولا، اور سب کے لیے، والدین کے لیے اور نوجوانوں کے لیے واضح، قابلِ عمل ہدایات دینی ہیں۔

اب تک جو کچھ کہا گیا، اس کا خلاصہ ذہن میں بٹھا لیجیے:

یعنی AI سے سوال کریں؛ اس سے ماخذ مانگیں؛ اصل ماخذ خود دیکھیں؛ دیکھیں کہ مسئلے میں کوئی معتبر اختلاف تو نہیں؛ اور جہاں شرعی حکم یا ذاتی فتویٰ چاہیے وہاں کسی معتبر عالم سے پوچھیں۔

سب کے لیے

- **پہلی بات، معاون رکھیں، مفتی نہیں:** ترجمہ، آیت کا مقام ڈھونڈنے اور اپنے سوالات کو ترتیب دینے میں AI سے مدد لی جا سکتی ہے۔ حلال و حرام کا فیصلہ اس سے نہ لیں۔
- **دوسری بات، ہر حوالہ اصل سے ملائیں:** کسی کتاب سے یا عالم سے۔ حوالہ نہ مل سکے تو اسے آگے نہ بڑھائیں۔
- **تیسری بات، کچھ معاملات میں AI کو فیصلہ کن نہ بنائیں:** طلاق، نکاح، وراثت، سود اور پیچیدہ مالی معاہدے، عقیدے کے باریک مسائل، کسی پر کفر یا فسق کا حکم، اور گھریلو جھگڑے۔ یہاں AI صرف سوالات ترتیب دینے میں مدد کر سکتی ہے؛ فیصلہ کسی معتبر عالم سے لیں۔
- **چوتھی بات، AI کو رازدار نہ بنائیں:** نجی معلومات، گھر کے راز، دوسروں کی گفتگو اور دستاویزات اس کے حوالے نہ کریں۔ دوسروں کی معلومات ہمارے پاس امانت ہیں، اور امانت بلا ضرورت کسی اور نظام میں ڈال دینا امانت داری نہیں۔ اپنا دکھ گھر والوں اور معتبر انسانوں سے کہیں۔
- **پانچویں بات، AI سے اپنی تعریف نہیں، اپنی غلطی مانگیں:** اس سے یہ نہ کہیں کہ "ثابت کرو میں ٹھیک ہوں"۔ یہ کہیں: "میرے موقف کے خلاف سب سے مضبوط اعتراض کیا ہے؟ مجھے کون سے سوال پوچھنے چاہییں؟" یوں وہ خوشامدی نہیں، سخت مگر مفید استاد بنتی ہے۔

والدین کے لیے

- **پہلے کتاب، پھر AI:** بچہ ہوم ورک یا کوئی بھی سبق پہلے خود کرنے کی کوشش کرے، چاہے غلط ہو۔ پھر AI سے کہے: "میرے جواب میں کیا کمی ہے؟"
- **ہفتے میں ایک وقت AI کے بغیر:** مثلاً جمعے کی شام موبائل اور AI ایک طرف رکھ کر مل بیٹھیں۔ کوئی مضمون، حساب یا سبق ہو تو خود کریں، جیسے ہمارے بڑے کرتے تھے۔
- **بچے سے سوال پوچھیں:** "جو جواب آیا، تم نے اسے جانچا کیسے؟" اور اسے سکھائیں کہ ہر AI جواب کے نیچے ذہن میں لکھا ہو: "اس میں غلطی ہو سکتی ہے۔"

- **بچے کی بات خود سنیں:** اگر بچہ اپنی بات AI کو سنانے لگا ہے تو اسے ڈانٹنے سے پہلے اپنا وقت دیکھیں۔ مشین سننے کے لیے ہمیشہ تیار ہے، ہمیں بھی ہونا چاہیے۔ اگر بچہ بہت تنہا، اداس یا AI پر ضرورت سے زیادہ منحصر نظر آئے تو کسی ماہرِ نفسیات یا معتبر معالج سے مشورہ لینے میں ہچکچائیں نہیں۔
- **دیکھ بھال:** چھوٹے بچوں کو AI اکیلے استعمال نہ کرنے دیں؛ استعمال گھر کی مشترکہ جگہ پر ہو، رات کو فون کمرے سے باہر رہے، اور ایک بار بیٹھ کر دیکھیں کہ وہ اس سے کیا پوچھتا ہے۔

نوجوانوں کے لیے

- **Brain First, AI Second:** کوئی بھی مسئلہ آئے تو پہلے پانچ دس منٹ خود سوچیں؛ مضمون ہو تو عنوانات خود بنائیں؛ کتاب پڑھی ہو تو پہلے تین نکات خود لکھیں۔ اس کے بعد AI سے کہیں: "اب میری کمزوریاں بتاؤ۔"
- **جواب نہیں، سوال مانگیں:** AI سے کہیں: "اس مسئلے میں جواب دینے سے پہلے ایک عالم کو کون سی معلومات درکار ہوں گی؟" یوں وہ آپ کو سوچنا سکھاتی ہے، سوچنے کی جگہ نہیں لیتی۔
- **امانت داری:** اسائنمنٹ پورا AI سے لکھوا کر اپنے نام سے جمع کرانا دھوکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح مسلم) استاد نے اجازت دی ہو تو اس حد تک استعمال کریں اور بتا دیں۔
- **کچھ کام AI کے بغیر:** ہفتے میں ایک مضمون، ایک حساب، ایک منصوبہ AI کے بغیر بنائیں۔ یہ AI کا بائیکاٹ نہیں، اپنی ذہنی خودانحصاری کی دیکھ بھال ہے۔
- **"مجھے معلوم نہیں" کہنا سیکھیں:** یہ جملہ شکست نہیں، علم کی حفاظت ہے۔

خطباء، اساتذہ اور مقررین کے لیے

AI سے مسودہ لیں، ترتیب لیں، مگر ہر آیت، ہر حدیث، ہر عدد اور ہر واقعہ خود جانچیں۔

ایک جملہ اگر میں کہوں! اے آئی سے مدد لو۔۔۔ اپنے علم، اپنی عقل، اپنے فیصلے اس کے حوالے نہیں کرو!

حصہ ہشتم: اختتام اور دعا

اس حصے میں یہ ڈیلیور کرنا ہے: سامعین کو ایک یادگار منظر اور ایک فوری عملی قدم کے ساتھ رخصت کرنا اور اجتماعی دعا کروانا ہے۔

آخر میں ایک منظر تصور کیجیے۔ آپ کے سامنے دو لوگ بیٹھے ہیں۔ ایک شخص ہر سوال کا فوراً جواب دیتا ہے، کبھی نہیں کہتا "مجھے معلوم نہیں"۔ دوسرا ایک عالم ہے؛ آپ سوال کرتے ہیں تو کبھی کہتا ہے: "مجھے کتاب دیکھنی پڑے گی"، کبھی کہتا ہے: "یہ مسئلہ میں کسی بڑے مفتی سے پوچھ کر بتاؤں گا۔" پہلا شخص زیادہ متاثر کن لگتا ہے۔ مگر امانت دار کون ہے؟ ہمارے اسلاف "لا أدری" یعنی "مجھے معلوم نہیں" کہنے کو علم کی کمزوری نہیں بلکہ علم کی حفاظت سمجھتے تھے۔

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ-اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

ترجمہ: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (سورۃ الاسراء: 36)

آج یا کل، AI کا بتایا ہوا کوئی ایک دینی حوالہ اصل ماخذ (قرآن یا حدیث کی کتاب یا ویب سائٹ) سے ملا کر دیکھیں۔ اور جو سوال دل میں ہے، جو آپ AI سے پوچھنے جا رہے تھے، وہ نماز کے بعد کسی معتبر عالم سے پوچھ لیں۔ ہم یہاں اسی لیے ہیں۔

دعا: اے اللہ! ہمیں علم اور معلومات میں فرق سمجھنے کی توفیق دے، نئی ٹیکنالوجی سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور اس کے فتنوں اور نقصانات سے ہماری حفاظت فرما۔ ہماری اولاد کے ذہن، علم اور ایمان کی حفاظت فرما، اور ہمیں ایسی عقل دے جو ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھائے مگر اس کی غلام نہ بنے۔ آمین۔

ضمیمہ برائے خطیب: علمی نکات اور حوالہ جات

ضمیمے کی وضاحت: یہ حصہ خطبے میں پڑھنے کے لیے نہیں۔ اس میں وہ مواد ہے جو ایک خطبے میں سما نہیں سکا، اور وہ تفصیلات ہیں جو آپ کی اپنی تیاری، تصدیق اور سوال و جواب کے کام آئیں گی۔

١۔ جو مواد خطبے میں شامل نہ ہو سکا

- **Deloitte آسٹریلیا (2025):** رپورٹس کے مطابق تقریباً 4 لاکھ 40 ہزار آسٹریلوی ڈالر کی ایک سرکاری رپورٹ میں جعلی حوالے اور ایک گھڑا ہوا عدالتی اقتباس نکلا، اور فرم کو جزوی رقم واپس کرنی پڑی۔ سوال کے وقت مثال کے طور پر کام آ سکتی ہے۔
- **امام مالکؒ کا "لا أدری":** مشہور واقعہ ہے کہ ایک مجلس میں ان سے بہت سے سوالات ہوئے اور کئی پر انہوں نے "لا أدری" کہا۔ تعداد اور حوالہ یادداشت سے لکھا گیا ہے، بیان کرنے سے پہلے معتبر ماخذ میں خود دیکھ لیں۔

٢۔ حوالہ جات

Hyphen (6 مئی 2025):MCB کا خطبہ اور AI:
https://hyphenonline.com/2025/05/06/ai-muslim-council-of-britain-islamic-scholars-learning/

The Register: گوگل AI Overviews (31 مئی 2024):
https://www.theregister.com/2024/05/31/google_ai_search_update/

CBS Chicago: شکاگو سن ٹائمز کی جعلی کتابوں کی فہرست:
https://www.cbsnews.com/amp/chicago/news/summer-reading-ai-generated-titles-chicago-sun-times

LawNext: Mata v. Avianca:
https://www.lawnext.com/2023/06/court-imposes-sanctions-on-lawyers-who-filed-bogus-cases-after-relying-on-chatgpt-for-legal-research.html

Hinshaw: ChatGPT:
https://www.hinshawlaw.com/en/insights/lawyers-for-the-profession-alert/new-york-lawyer-who-cited-non-existent-cases-generated-by-chatgpt-now-faces-sanctions-hearing

American Bar Association: Air Canada:
https://www.americanbar.org/groups/business_law/resources/business-law-today/2024-february/bc-tribunal-confirms-companies-remain-liable-information-provided-ai-chatbot/

TechCrunch: OpenAI:
https://techcrunch.com/2025/04/29/openai-explains-why-chatgpt-became-too-sycophantic

Anthropic: sycophancy:
https://www.anthropic.com/research/towards-understanding-sycophancy-in-language-models

مصری دارالافتاء کا اردو فتویٰ:
https://dar-alifta.org/ur/fatwa/details/22167/

arXiv (جولائی 2026):AI اور اسلامی تحقیق:
https://arxiv.org/pdf/2607.28237

arXiv: IslamicLegalBench:
https://arxiv.org/pdf/2602.21226

Axios: AI اور مذہبی جوابات:
https://axios.com/2026/06/01/ai-religious-bias-catholics-chatbots

The Decoder: MIT کی مطالعاتی رپورٹ:
https://the-decoder.com/mit-study-shows-cognitive-debt-through-chatgpt-heres-what-it-means-in-real-world-practice/

ThePrint: NPR/Ipsos سروے:
https://theprint.in/feature/from-bible-study-to-prayer-americans-are-asking-ai-questions-about-faith-and-spirituality/3057627/

خطباتِ جمعہ کے لیے وزٹ کیجیے
www.hmshariq.com

اس خطبے میں شامل آیات، احادیث اور دیگر حوالہ جات کی حتی الامکان تحقیق و تصدیق کی گئی ہے، تاہم انسانی کوشش میں خطا کا امکان باقی رہتا ہے۔ اگر کسی مقام پر کوئی غلطی، حوالہ جاتی سقم یا اصلاح طلب بات نظر آئے تو براہِ کرم ہمیں مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔ جزاکم اللہ خیراً۔